جشنِ غدیر

جناب ڈاکٹر علی اطہر صاحب اطہرؔ سیتاپوری

دینِ خدا کے پاسباں صاحب احتشام دو — وہ دو
دستِ رسولؐ پاک پر جلوہ نُما علیؑ نہیں — دیں کی اُفق پہ ایک ساتھ چمکے مہِ تمام دو
قرآں اور حدیث کا مرکز و واسطہ رسولؐ — دونوں الگ الگ بیاں پھر بھی نہیں کلام دو
حکم خدا نبیؐ کو ہے بھائی کو اب وصی کہو — ہم ہیں تمہارے پاسباں ہوکے نڈر پیام دو
کیا ہیں علیؑ بتانے کا آ گیا وقت اے رسولؐ — آج سرِ غدیرِ خُم دعوتِ خاص و عام دو
بھولے نہ کوئی یا نبیؐ حقِ ولایتِ علیؑ — گھر کی نہیں یہ بات ہے صحرا و اژدہام دو
بخٍّ لکَ کے جوش کو کھا گئی تاج کی ہوس — چودہ کی بات کیا کریں پی نہیں پائے جام دو
کھائے وہ جَو کی روٹیاں بھیک میں دے شہنشہی — سنتے ہیں اک نیام میں رہتی نہیں حسام دو
قدموں کو چوم چوم کے حُرؒ نے کہا مرے حسینؑ — مجھ کو بنا دو جاوداں میری سحر کو شام دو
تم نے نبیؐ جہان میں نشر کیا ہے دین کو — وقت حفاظتوں کا ہے قوم کو اک امام دو
قتل حسینؑ کو کیا اہلِ حرم کو بے ردا — عمر بڑھا دے اے خدا لینے ہیں انتقام دو
مدح سرا بنا دیا اطہرؔ کو مولا آپ نے — میں نے کہا تھا ایک دن اچھا سا کوئی کام دو

مناقب

مدحِ زینبؑ

ادیبہ بنت زہرا نقوی ندیؔ الہندی

کیوں نہ کریں جی کھول کے مدحت زینبؑ کی — کام بہت آئی ہے الفت زینبؑ کی
مٹی کھا جائے گی مجھے، ممکن ہی نہیں — دل میں ہے روشن شمع عقیدت زینبؑ کی
جتنے نبیؐ ہیں سب کی ضرورت سبطِ نبیؐ — سبطِ نبیؐ کو پر ہے ضرورت زینبؑ کی
طاقت، دولت اور حکومت سبھی ہے — اللہ ری یہ ہمت وہیبت زینبؑ کی
خطبۂ زینبؑ سن کے ہر اک یہ سوچے ہے — ہے یہ علیؑ کی یا کہ خطابت زینبؑ کی

صبح دہم اکبرؑ کا مؤذن بن جانا ہے یہ دلیل فہم وفراست زینبؑ کی

بہر بقائے دین مٹادی نسل تلک عالم نسواں دیکھے ہمّت زینبؑ کی

ان کو دیکھ کے تکریماً اٹھ جائیں حسینؑ کرتی ہے تعظیم امامت زینبؑ کی

سارے عالم میں ہے بپا شبیرؑ کا غم کیا محکم ہے نشر واشاعت زینبؑ کی

شام کی طاقت ساری سپرد خاک ہوئی کتنی دھمک رکھتی ہے خطابت زینبؑ کی

بھائی کا رشتہ کتنا مقدس ہوتا ہے بتلاتی ہے سب کو محبت زینبؑ کی

عونؑ و محمدؑ مرنے مقتل جاتے ہیں دین کے کام آئی ہے بضاعت زینبؑ کی

پرچم حق عالم پر چھایا جاتا ہے دیکھ لے ساری دنیا طاقت زینبؑ کی

کاش کنیزی کا منصب مل جاتا ندیؔ خلد میں ہم کرلیتے خدمت زینبؑ کی

❁

مدحِ عباسؑ

گھر ید اللہ کے آئے عباسؑ خود ہے مسرور خدائے عباسؑ

آج دھرتی پہ ہیں آئے عباسؑ گلِ مدحت ہیں برائے عباسؑ

میری قسمت میں ہے جنت کیونکہ دل میں مہماں ہے ولائے عباسؑ

لہرالہرا کے یہ کہتا ہے علم سارے عالم پہ ہیں چھائے عباسؑ

سر بلندئ علم بھی ہے ثبوت جیتے ہیں سر کو اٹھائے عباسؑ

اس کا جنت میں یقیناً گھر ہے جس کو پاس اپنے بلائے عباسؑ

جابجا نور جو ہے نزد فرات سب ہیں نقشِ کفِ پائے عباسؑ

کہتا ہے زائر شبیرؑ ہر اک کون ہے اپنا سوائے عباسؑ

بھاگے تب گھاٹ سے اعدائے حسینؑ موت جب بولی وہ آئے عباسؑ

ان سے لپٹی ہے وفا یا کہ اسے سوتے ہیں دل سے لگائے عباسؑ

اس کی تقدیر بگڑ سکتی نہیں جس کی تقدیر بنائے عباسؑ

جس کو کہتا ہے علم سارا جہاں ہے یہ تصویرِ وفائے عباسؑ

سر خرو ہونا ہے پیشِ شبیرؑ خون میں کیوں نہ نہائے عباسؑ

واقعاً دونوں جہانوں میں ندیؔ کام آئی ہے ولائے عباسؑ

مدح علی اکبرؑ

حسن میں شہرت علی اکبرؑ کی ہے
کیا بھلی قسمت علی اکبرؑ کی ہے

دولتِ کونین کہتے ہو جسے
وہ تو اک دولت علی اکبرؑ کی ہے

اپنے کیا غیروں نے سمجھا ہے رسول
یہ بھی اک صورت علی اکبرؑ کی ہے

بھیڑیوں کی بھیڑ سمجھا فوج کو
اس طرح ہمت علی اکبرؑ کی ہے

گرتے پڑتے بھاگتے ہیں پہلواں
کسقدر ہیبت علی اکبرؑ کی ہے

اک جہاں کہتا ہے ہمشکل نبیؐ
ایسی کچھ صورت علی اکبرؑ کی ہے

حُسن کا کعبہ بنا دل اس لئے
میہماں الفت علی اکبرؑ کی ہے

مانتے ہیں دو جہاں حُسن وجمال
شان یہ شوکت علی اکبرؑ کی ہے

پاس جو بیٹھا محدث بن گیا
کیا عجب صحبت علی اکبرؑ کی ہے

پنجتنؑ جس بات سے خوش ہوں ندیؔ
کیا ہے وہ مدحت علی اکبرؑ کی ہے

❁

مدح قاسمؑ

ہوتی ہے شام و سحر قاسمؑ کی بات
کسقدر ہے نیک تر قاسمؑ کی بات

موت میٹھی ہے زیادہ شہد سے
ہے یہ بیحد مختصر قاسم کی بات

اک اُجالا لہجۂ قاسمؑ سے ہے
جیسے ہے نورِ سحر قاسم کی بات

روشنیٔ روئے تاباں دیکھ کر
کرتے ہیں شمس وقمر قاسمؑ کی بات

عظمت فکر وعمل کا ہے ثبوت
ہورہی ہے عرش پر قاسمؑ کی بات

گلشنِ عالم میں پھیلاتے ہیں روز
اب بھی اوراق سیر قاسمؑ کی بات

ہے فدا ابن حسنؑ کے حسن پر
کرتا ہے حسنِ نظر قاسمؑ کی بات

سب مجاہد مرگئے کس سے کریں
آج شاہِ بحر و بر قاسمؑ کی بات

موت کا کیا ہے مزہ بتلا دیا
اب کریں اہل نظر قاسمؑ کی بات

ہوگئی جب موت معراج حیات
پھر ہے معراج بشر قاسمؑ کی بات

ہے عجب انداز کا درِ یتیم
کرتے ہیں لعل و گہر قاسمؑ کی بات

موت ان کے سر پہ ہے سایہ فگن
کیا کریں گے اہل شر قاسمؑ کی بات

مجلس سرورؑ میں کرتی ہے ندیؔ
گہ زباں گہ چشمِ تر قاسمؑ کی بات

❁